شذرات

عید قرباں کی آمد آمد ہے اور یہ ہر سال آتی اور مسلمانوں کے لہو کو گرمانے کی کوشش کرتی ہوئی چلی جاتی ہے۔ لیکن عرصۂ دراز سے اسلامیان عالم اس کی حقیقتوں سے بے خبر اور اس کی انذار سے نا آشنا سرسری طور پر اسے رسمی دن کی طرح مناتے ہوئے۔ چلے آتے ہیں۔ اس کی آمد اور اس کی رفتن ان کے دلوں میں کوئی ولولہ، ان کے خیالات میں کوئی جوش اور ان کے افکار میں کوئی ہلچل نہیں پیدا کرتی۔ حالانکہ عید قرباں کا مقصد اصلی یہ نہ تھا اور نہ ہے۔ ہے کہ اس دن جانور ذبح کر دیئے جائیں، خون بہایا جائے، گوشت بانٹا جائے اور کھا لیا جائے اور بس! بلکہ اس کی غایت اور غرض یہ تھی اور ہے کہ اس جانوروں کی قربانی سے لوگ اپنے اس جذبے کو بیدار کریں جو سال بھر کی آسائشوں اور آلائشوں نے بارگاہِ صمدانی میں کٹنے، مٹنے اور پٹنے کے متعلق سلا دیا ہے کہ آدمی ہاتھ میں چھری تھام کے گلوئے جانور پہ پھیر کے اس عہد کی تجدید کرے جس طرح راہِ خدا میں اس جانور کی قربانی کے لئے آمادہ اور مستعد ہوں، بعینہ اسی طرح وقت آنے پر اپنی گردن کو

کٹانے اور اپنے لہو کے گرانے اور بہانے سے بھی دریغ نہیں کروں گا ـــــ اور یہی نیت اور یہی ارادہ اگر کارفرما ہو تو قربانی بارگاہِ خداوندِ عالم میں شرفِ قبولیت حاصل کرتی ہے ورنہ اس میں اور ایک عام جانور میں جسے اپنے کھانے کے لئے ذبح کیا جاتا ہے، کوئی فرق نہیں رہتا۔

ـــــ "لن ینال اللہ لحومھا ولا دماؤھا ولکن ینالہ التقویٰ منکم" سے یہی مطلوب اور اس کا یہی مفہوم ہے ـــــ!

ـــــ اور جب سے ہم نے اس معنیٰ اور مفہوم کو فراموش کیا ہے، منظرِ عالم سے ہم محو کر دیئے گئے۔ اور جب تک یہ جذبہ ہم میں کارفرما تھا، چار دانگِ عالم میں ہمارا ہی ڈنکا بجتا تھا اور دنیا کی تمام تر عظمتیں ہمارے ہم رکاب ہونے کے لئے مچلتی اور تڑپتی رہتی تھیں۔

. تاریخ ہمیں اس بات کی خبر دیتی ہے کہ مومن جب تک راہِ خدا میں کٹنے کی آرزو لئے جیتا رہا، دنیا اس کے مٹانے سے عاجز آگئی اور جب جینے کی ہوس نے اس سے قربانی کے جذبے کو نوچ لیا، وہ جیتے جی مٹ گیا اور اس کی عظمت و شوکت کی باتیں قصۂ پارینہ بن گئیں۔

ـــــ آج بھی اگر مسلمانانِ عالم جینا چاہتے ہیں تو انہیں کٹنے اور راہِ خدا میں مر مٹنے کا حوصلہ پیدا کرنا چاہیئے کہ ایسی صورت میں کوئی طاقتیں ان کے مٹانے اور ان کے کاٹنے سے عاجز رہ جائیں۔

ہم بیحد شکرگزار ہیں . .

. . . اپنے ان معاونین کے، جنہوں نے سالِ نو کی خریداری کے لئے سالانہ زرِ تعاون کے طور پر وی۔ پی۔ وصول کر کے ہماری حوصلہ افزائی فرمائی اور ہمیں یہ احساس دلایا کہ اس دینی خدمت (ترجمان الحدیث) کی از حد ضرورت ہے اور اسے بہر صورت زندہ رہنا چاہیئے، ہم اپنے کرمفرماؤں سے یہ درخواست کرتے ہیں کہ ہر شخص کم از کم ایک خریدار بنانے کی ذمہ داری ضرور قبول کرے۔ آپ کے اس تھوڑے سے تعاونِ مزید سے ترجمان کی اشاعت دوگنی ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔ آمین

(اکرام اللہ ساجد)